غزلیں

غیاثؔ انور شہودی

○

فلک سے سوئے زمیں چاندنی اترتی ہے
سیاہ شب مہ و انجم سے مانگ بھرتی ہے

ہوا کے لمس کا احساس ہو رہا ہے مجھے
تمھارے گیسوئے برہم پہ کیا گزرتی ہے

وہ دعوتِ نگہی دے تو کچھ گناہ نہیں
حسین شے پہ ہی اکثر نظر ٹھہرتی ہے

عمل ہے جاری دریچے سے لوٹ جانے کا
مرے چراغ سے سرکش ہوا بھی ڈرتی ہے

خرد کی مار مآلِ شکستہ سامانی
تمام شہر میں وحشت قیام کرتی ہے

نباہ سہل نہیں زندگی کے پہلو میں
ازل سے موت بہانہ تلاش کرتی ہے

ہوا میں زہر خدا جانے کس نے گھول دیا
ہر ایک سانس نہایت گراں گزرتی ہے

یقیں نہ آئے تو نوکِ سناں پہ رکھ دینا
ہمارے سر کو صداقت بلند کرتی ہے

غیاثؔ کیوں رُخِ موسم بدل رہا ہے مزاج
غموں میں ڈوبی ہوئی خشک سال دھرتی ہے

LIG-51، سیرامپورے ہاؤسنگ اسٹیٹ، رشرا، ہگلی، مغربی بنگال

خورشید ازہر

○

بھوک اپنے کو لگی ہے پھل تمھارے پاس ہے
’’مسئلہ اپنا ہے لیکن کل تمھارے پاس ہے‘‘

جھیل ہو تم، میں ہوں صحرا کا بگولہ کیا کروں
پیاس تو اپنی ہے لیکن جل تمھارے پاس ہے

میں تمھارے ہی بدولت سب کے مَن کو بھا گیا
جس سے میں خوشبو بنا صندل تمھارے پاس ہے

عکس دردِ دل کا جس پر صاف آتا ہے نظر
وہ انوکھا آئینہ کیوں تم‍ھارے پاس ہے

میں کھنچا سا خود بخود ہی پاس آخر آگیا
ہو نہ ہو کوئی یقیناً بل تمھارے پاس ہے

کوئی چاہے بھی نکلنا تو نکل سکتا نہیں
ایک ایسی پیار کی دلدل تمھارے پاس ہے

ہے بہت ازہرؔ کسی کو یاد کرنے کے لیے
خوب صورت پیار کا جو پل تمھارے پاس ہے

پی ڈبلیو ایم اسکول، آزادنگر، جمشید پور، جھارکھنڈ، موبائل:9835389108